114656-فریب کے ساتھ دادا کی کتابیں لے کر استفادہ کرنے کا حکم

سوال

میرے داداجان اپنے مال میں بہت بخیل ہیں.. اوران کے پاس کچھ مفید کتابیں ہیں جوانہوں نے جوانی کی حالت میں خردي تھیں.. ان میں کچھ کتابیں توایسی ہیں جواب مارکیٹ میں ملتی ہی نہیں، اورمفید بھی ہیں.. میں طالب علم ہوں اوران کتابوں سے استفادہ کرنا چاہتا ہوں، اوروہ مجھے روکتے ہیں، توکیا میرے لیے چوری چھپے فریب سے وہ کتابیں لیکرا پنے پاس رکھنا اور استفادہ کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

چوری یا غصب یا اڑا کر کسی دوسرے کے مال پر زیادتی کرنا جائز نہیں، اورنہ ہی کسی کی اجازت کے بغیر اس کا مال اورچیزلی جاسکتی ہے، چاہے وہ عاریتا ہی حاصل کی جائے، اورکتابوں کا حکم بھی باقی اموال کی طرح ہی ہے، اسی لیے جمہورعلماء کرام نے اسے چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹنے کا کہا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اوراگراس نے مصحف یعنی قرآن مجید چرایا توابو بکراورقاضی کہتے ہیں اس میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اورابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے...

اورابوالخطاب نے ہاتھ کاٹنے کواختیار کیا ہے، اورکہا ہے : امام احمد کی کلام کا ظاہر یہی ہے، امام احمد سے علمی کتاب چرا کر پڑھنے والے کے متعلق دریافت کیا گیا توان کا جواب تھا :

ہر وہ چیز جس کی قیمت تین درہم تک پہنچ جائے اس میں ہاتھ کاٹا جائیگا.

چوری کے متعلق عمومی آیت کی بنا پر امام مالک اورشافعی اورابوثوراورابن منذر کا قول بھی یہی ہے...

اورہمارے اصحاب کے ہاں کتب فقہ اورکتب حدیث اورباقی سارے علوم شریعہ کی کتب چرانے میں ہاتھ کاٹنے کے وجوب میں کوئی اختلاف نہیں" انتہی مختصرا.

دیکھیں : المغنی (98/9).

اورالموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اوراحناف سے ابویوسف کا مسلک ہے کہ جس نے بھی مفید کتاب چوری کی اس پر حد جاری ہوگی، مثلا تفسیر اورحدیث اورفقہ وغیرہ علم کی کتاب جب مسروقہ کی قیمت نصاب تک پہنچ جائے" انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (193/34).

اس لیے آپ کے لیے یہ کتابیں اڑانا اوردھوکہ وفریب سے حاصل کرنا جائز نہیں، اورنہ ہی آپ یہ کتابیں اپنی ملکیت میں رکھ سکتے ہیں، بلکہ آپ کوداد سے اجازت لینا چاہیے، اگر تو وہ آپ کواجازت دے دیں توٹھیک، وگرنہ آپ کو یہ کتابیں لینے کا کوئی حق نہیں.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کسی بھی شخص کا مال اس کی رضامندی کے بغیر حلال نہیں"

مسند احمد حدیث نمبر (20172) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (7662) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور پھر طلب علم کے لیے یہی ایک طریقہ نہیں رہ گیا کہ دوسروں کی کتابیں اڑائی جائیں، بلکہ آپ اپنے داد کے ساتھ اس پر متفق ہوسکتے ہیں کہ اس کے گھر جا کر یہ کتابیں پڑھ لیں اور مطالعہ کریں، اور وہاں سے لے کر نہ جائیں.

یا پھر عام لائبریری جائیں ان شاء اللہ آپ کو بہت ساری مفید کتابیں مل جائينگی.

واللہ اعلم .